بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹ / ۲۴	۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ ـ ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۹ہش ـ ۲۲ فروری ۱۹۷۰ء	نمبر ۴۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے

سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دُنیا کی خواہش نہ لانی چاہیئے

"بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی مَیں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پُورے کرتا ہے جو اُس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نُور کی تجلّی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مَیں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلّق ہی کرنا پڑے مگر مَیں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدّم رکھوں گا اور اسی کیلئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔

پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ آسمان، زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے۔ اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اُسے پیدا ہی نہ کرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ سچی توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات پاتا ہے۔۔۔۔

اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ مَیں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحتِ الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دُنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات۔ بلائیں۔ بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر اُن سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اِس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دُنیا کی خواہش نہ لانی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے زیادہ ناساز رہی۔ آج صبح کل کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ۔ حضور ایدہ اللہ کل علالتِ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۹ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۷۰ء کو یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل خطبہ پڑھتے ہوئے سورۃ البقرہ کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝ کی تفسیر بیان فرمائی اور اس امر پر وضاحت سے روشنی ڈالی کہ جائز ذرائع سے حاصل کی ہوئی حلال روزی اور طیب رزق کے بغیر عبادت کے تقاضے ہرگز پورے نہیں ہو سکتے۔

• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین ❖

• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ گزشتہ رات یہاں ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک ہلکی بارش ہوئی۔ آج صبح بھی وقفہ وقفہ سے خاصی تیز بارش ہو رہی ہے ❖

ربوہ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق جلسہ انشاء اللہ ۲۲/۲ بروز اتوار صبح نو بجے سے بارہ بجے دوپہر تک مسجد مبارک میں منعقد ہوگا تمام اہالیانِ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ بروقت جلسہ میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۹ھش

اسلام کی حقیقی تاریخ

اسلام ایک دین ہے یہ کوئی جغرافیائی یا نسلی تحریک نہیں ہے۔ اسلام کا خدا رب العالمین۔ اس کا رسول رحمۃٌ للعالمین اور اس کی کتاب ذکرٌ للعالمین ہے۔ یعنی نہ تو اس کے کوئی ملکی حدود ہیں اور نہ نسلی۔ ہر انسان جو اس دین کو اختیار کرتا ہے مسلمان کہلاتا ہے۔ خواہ وہ چین اور جاپان کا رہنے والا ہو یا شام اور حجاز کا باشندہ ہو۔ دنیا میں صرف یہی ایک قوم ہے جو ہر دیس میں پہچانی جا سکتی ہے۔ جس کا زبان سے نکلا ہوا پہلا کلمہ ایسا ہے جس کو سنکر ہر شخص پہچان لیتا ہے کہ یہ مسلمان ہے اور وہ کلمہ ہے السلام علیکم۔ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جو ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت یا جدا ہوتے وقت اس طرح سلامتی کی دعا دیتی ہو۔ ایسی سلامتی کی جو ہر وقت ضروری ہو نہ کہ صبح یا شام یا دوپہر کی سلامتی جیسا کہ اکثر زبانوں میں طریقہ ہے۔ خود عربوں میں بھی یہ محدود طریقہ رائج ہے۔ وہاں بھی صباحك الخیر وغیرہ دعا استعمال ہوتی ہے جس کے معنی ہوتے تیری صبح اچھی گزرے۔ انگریزی میں بھی اور یورپ کی دوسری زبانوں میں بھی ایسے ہی الفاظ مروج ہیں۔ لیکن السلام علیکم صرف اور صرف ایک مسلمان ہی کا امتیازی نشان ہے۔ یعنی ہر وہ شخص جو مسلمان ہے پہلا دوسرے کو السلام علیکم کہتا ہے اور دوسرا وعلیکم السلام کہتا ہے۔ کسی ملک میں کسی دیس میں آپ چلے جائیں اس کلمہ سے آپ فوراً معلوم کر سکتے ہیں کہ دوسرا مسلمان ہے یا نہیں۔

اس کلمہ ہی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مسلم قوم وہ ہے جس کا خدا رب العالمین ہے جس کا رسول رحمۃٌ للعالمین ہے اور جس کی کتاب ذکرٌ للعالمین ہے۔ ایسا ہمہ گیر کلمہ کسی مذہب نے نہیں سکھایا۔ یہ اسلام ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔

اگرچہ مسلمان "تاریخ" کے موجد سمجھے جاتے ہیں مگر یہ امر باعثِ افسوس ہے کہ مسلمان مؤرخوں نے بھی اسلام کی حقیقی تاریخ لکھنے کی طرف خاص توجہ مبذول نہیں کی انہوں نے بھی زمانہ نبوی اور خلافتِ راشدہ کے ابتدائی زمانہ کو چھوڑ کر صرف مسلمانوں کی سیاسی اور ملکی تاریخ پر زیادہ توجہ دی ہے البتہ مسلمان علماء نے بطور تاریخ کے نہیں بلکہ آثارِ باقیات کے طور پر اسلام کی حقیقی تاریخ لکھی ہے اور یہ تاریخ اتنی شاندار ہے کہ دنیا کی کوئی قوم کوئی ملک کوئی وطن ایسی شاندار تاریخ پیش نہیں کر سکتا۔ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج تک ہر زمانے میں اسلام نے کثرت سے ایسے عظیم الشان انسان پیدا کئے ہیں کہ جن میں سے ہر ایک کسی بھی قوم کے لئے باعثِ فخر ہو سکتا ہے۔ بے شک ان عظیم لوگوں میں سے اکثر کے حالات پریشان صورت میں محفوظ ہوں گے مگر اس طرف مسلمانوں نے ابھی تک کماحقہ توجہ نہیں کی۔ اکا دکا بعض لوگوں کے سوانح حیات کسی حد تک موجود ہوں تو ہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر بڑے بڑے مشہور و معروف اہلِ علم حضرات کے حالات پر جنہوں نے تاریخ علوم و فنون کے رخ تک موڑ دیئے اخفا کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اہلِ علم حضرات آگے آئیں اور ان پردوں کو اٹھائیں اور جو کام مولانا شبلی مرحوم نے شروع کیا تھا اس کی تکمیل کریں۔ یہ کام بڑی ریسرچ کا کام ہے تاہم اسلام کی تبلیغ کا ایک نہایت ضروری شعبہ ہے۔

دنیا کی تہذیب و تمدن پر اسلام نے جو اثر ڈالا ہے اس کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے اسلام کے ان سپوتوں کے حالات جاننا نہایت ضروری ہے جنہوں نے اسلام کی یہ تاریخ اپنے عمل سے صفحۂ وقت پر لکھی ہے اور جس کے لئے انہوں نے اپنا سب کچھ لگا دیا ہے ایسے لوگوں کے حالات سے ہی اسلام کے نظامِ اخلاق۔ نظامِ معاشیات اور نظامِ معاشرہ پر صحیح روشنی پڑ سکتی ہے اور دنیا کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام جو اصولِ زندگی دیتا ہے وہ نہ صرف نظری طور پر بہترین ہیں بلکہ عملی لحاظ سے بھی بہترین ہیں۔ اور نہ صرف معیاری ہیں بلکہ قابلِ عمل بھی ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ کام آج مسلمانوں کی بجائے مغربی اقوام کسی حد تک سرانجام دے رہی ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ امر ہے کہ اسلامی اخلاق کا نمونہ بھی آج مغربی اقوام ہی پیش کر رہی ہیں: ہم انشاء اللہ۔ اس کی ایک مثال آئندہ اشاعت میں پیش کر رہے ہیں۔

دُعا کرو کہ دُعا کا جواب دیتے ہیں

کسی کو نعمتِ کشفِ حجاب دیتے ہیں
کسی کو دولتِ فصلِ خطاب دیتے ہیں

نگاہِ لطف سے رہتا نہیں کوئی محروم
وہ سب کو حُسنِ عمل کا ثواب دیتے ہیں

یتیم کو جو بناتے ہیں سرورِ کونینؐ
تو اُمیوں کو وہ امّ الکتاب دیتے ہیں

گدا نوازیٔ اہلِ کرم کے کیا کہنے
چراغِ شب ہی نہیں آفتاب دیتے ہیں

ثنا کرو کہ ثنا رائیگاں نہیں جاتی
دعا کرو کہ دعا کا جواب دیتے ہیں

کشادہ سب کے لئے ہے اگرچہ دستِ کرم
جو مانگتا ہے اُسے بے حساب دیتے ہیں

حضور اپنے مبشر پہ بھی نگاہِ کرم
حضور توشۂ راہِ صواب دیتے ہیں

(مبشر احمد راجیکی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار
الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض"

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۔ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۔ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

(سورۂ نساء ع ۶)

خاکسار کی تقریر کا عنوان "اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض" مقرر کیا گیا ہے۔ یہ بڑا اہم اور ضروری مضمون ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جبکہ جماعت احمدیہ کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہوتی ہے۔ اس مضمون پر تقریر رکھنے کی یہی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ جماعت کے مردوں کو اور عورتوں کو بالخصوص نئے داخل ہونے والوں اور نئی نسل کے افراد کو ان کی ان ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جائے۔ جو نکاح اور شادی کے بعد ان پر عائد ہوتی ہیں۔ اور جن سے واقفیت نہ ہونے کے باعث بہت سی خرابیاں اور پیچیدگیاں میاں بیوی کے تعلقات میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور کئی ایک گھرانے محض اس وجہ سے ویران ہو جاتے ہیں کہ اسلام کی اور حضرت بانیٔ اسلام سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ہدایات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔

بہرحال ایک خوشی کا پہلو بھی ہے کہ اسلام نے عورت کے مقام کو جو بلندی بخشی ہے۔ اور اس کے حقوق کی حفاظت فرمائی ہے۔ اس کے پیش نظر عورتیں اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے لگی ہیں اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد بھی کرنے لگی ہیں۔ لیکن جو بات غلط ہوگی وہ بہرحال غلط ہوگی۔ جو طریق خلاف اسلام اور خلاف اسوۂ نبی ہوگا بہرحال وہ خلاف اسلام اور خلاف اسوۂ نبی ہی سمجھا جائے گا۔

مردوں کی خبر لینا یا ڈانٹ ڈپٹ کرنا یہ میرے بس کی بات ہے نہ اختیار کی۔ اسی طرح عورتوں کو تنبیہہ وغیرہ کرنا یہ بھی میرے دائرہ اختیار سے باہر ہے البتہ یہ میرا فرض ہے اور اس فرض کو ادا کرنے کے لئے اس وقت کھڑا ہوا ہوں کہ مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی یہ بتاؤں کہ اسلامی معاشرہ میں۔ اسلام کے مطابق رہنے سہنے اور زندگی بسر کرنے میں میاں بیوی کے کیا حقوق اور کیا فرائض ہیں۔ اور کس کس بات سے اسلام نے روکا ہے۔ اور کس کس بات کو ناپسند کیا ہے۔ اور کن کن باتوں کا اپنانا ضروری ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں سورۂ بقرہ میں، سورۂ نساء میں، سورہ الطلاق میں اور بعض دوسری سورتوں میں بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ میاں بیوی کے حقوق اور فرائض کو بیان فرمایا ہے اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑی تفصیلی ہدایات سے اپنی امت کو نوازا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ میں نکاح اور شادی جس کے بعد مرد اور عورت میاں بیوی کا مقام حاصل کرتے ہیں کا مقصد کیا ہے؟ اگر مقصد واضح ہو اور وہ ہر وقت مدنظر رہے۔ تو پھر میاں بیوی کو اس بات کی فکر رہے گی کہ اس مقصد کو جو اللہ تعالےٰ نے اس مقدس تعلق کے لئے مقرر فرمایا ہے حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً

(الروم)

اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون اور راحت حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت و رحمت پیدا کر دی۔

سورۃ الاعراف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۔ (الاعراف)

وہ خدا ہی ہے جس نے تمہیں ایک جیسی طبیعت سے پیدا کیا ہے اور اسی طبیعت سے اس کا جوڑا پیدا کیا تا اس سے سکون حاصل کرے۔

ان آیات میں شادی اور نکاح کا مقصد سکون و راحت اور مودت و رحمت کو قرار دیا ہے۔

پھر نکاح و شادی کو اللہ تعالےٰ نے پاک دامنی اور حفاظتِ عصمت کا بھی ذریعہ قرار دیا ہے فرماتا ہے

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ)

جس طرح لباس انسانی جسم کو ڈھانپتا ہے۔ اور اس کی پردہ پوشی کرتا اور ہر طرح اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح عورت مرد کی اور مرد عورت کا پردہ پوش اور محافظ بنتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے اخلاق و عفت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

شادیاں کرنے والے ایک قلعہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح بد اخلاقی اور بدکاری سے اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں۔ اسی لئے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"جو نوجوان بھی نکاح کر سکتا ہے وہ ضرور نکاح کرے۔ کیونکہ نکاح گناہ کی بدنظری سے بچنے اور آدمی کی عفت اور اخلاق کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے!"

پھر ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اس شخص کی مدد اللہ تعالےٰ کرے جو پاک دامن رہنے کے لئے نکاح کرے۔"

ان آیات و احادیث سے واضح ہے کہ اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے تعلق یعنی نکاح و شادی کا مقصد محبت و مودت تسکین و راحت کا حصول اور اخلاق و عفت کی حفاظت اور پاک دامنی کی زندگی گزارنا ہے اسی مقصد کے پیش نظر اسلام نے غیر مذاہب کی عورتوں سے شادیاں ناپسند کی ہیں۔ کہ وہاں حقیقی مودت و رحمت اور تسکین و سرور بوجہ اختلاف مزاج اور اختلاف رائے اختلافِ عقیدہ اور اختلاف نظریات حاصل نہیں ہوتا۔

دوسری بات جو اس تعلق میں بیان کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اصولی اور عمومی طور پر اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض ایک جیسے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(سورۂ بقرہ ۲۲۹)

جس طرح عورتوں پر کچھ فرض ہیں ویسے ہی عورتوں کو کچھ حقوق بھی حاصل ہیں۔ ہاں مردوں کو ان پر ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں عام قانون بتایا کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق و فرائض بحیثیت انسان ہونے کے برابر ہیں۔ جس طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق ادا کریں اس بارہ میں کسی قسم کی ناواجب پہلوتہی اختیار نہ کریں۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کے بارہ میں بہت تفصیل سے ہدایات دی ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ جس قدر ہدایات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں۔ اور جس تاکیدی رنگ میں حسن معاشرت کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ دنیا کے کسی مذہب کے پیشوا کی تعلیم میں اس کی مثال نہیں ملتی

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَخَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو ایک ہی جنس سے ایک ہی قسم کی طبیعت سے پیدا کیا ہے۔ جیسے مرد اس بات کا خواہشمند ہے کہ اس کے جذبات و احساسات کا احترام کیا جائے اسی بات کی مستحق ہے کہ اس کے جذبات و احساسات کا احترام کیا جائے۔ کیونکہ جس قسم کی طبیعت لیکر مرد پیدا ہوا ہے اسی قسم کی طبیعت دیکر خدا نے عورت کو پیدا کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ)

عورتیں تم مردوں کے لئے لباس ہیں اور تم مرد عورتوں کے لئے لباس ہو۔ یعنی میاں اور بیوی دونوں ایک دوسرے کے لئے بطور لباس کے ہیں۔ لباس کے معنے عربی زبان میں سِتْرٌ کے ہیں۔ یعنی ڈھانپنے والی چیز۔ قرآن کریم میں لباس کے تین کام بتائے گئے ہیں۔

يَا بَنِيْ آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْآتِكُمْ وَرِيْشًا۔

(اعراف آیت ۲۷)

اے بنی آدم ہم نے لباس اس لئے اتارا ہے کہ تمہارا ننگ ڈھانپے اور تمہیں زینت دے۔

پھر فرمایا:

جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ (نحل آیت ۸۲)

یعنی تمہارے لئے قمیصیں بنائی ہیں تا تمہیں گرمی سے بچائیں اور تنگی سے محفوظ رکھیں۔

(تیسرا کام گرمی سردی کے ضرر سے بچانا ہے)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دو باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اصولی اور عمومی طور پر میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دے کر اس طرف توجہ دلائی کہ دونوں کے حقوق اور ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں۔ اور دونوں کا فرض ہے کہ وہ ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں

دوسرے اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے کا لباس قرار دے کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ فرماتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ لباس کا کام دیں۔ یعنی

۱۔ ایک دوسرے کے عیب چھپائیں اور کمزوریوں کو ڈھانپیں۔

۲۔ ایک دوسرے کے لئے زینت کا موجب بنیں۔

۳۔ پھر جس طرح لباس گرمی سردی کے اثر سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتا ہے اسی طرح مرد و عورت دکھ سکھ کی گھڑیوں میں ساتھ دینا اور ایک دوسرے کے کام آئیں۔ اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی دلجوئی اور سکون کا باعث بنیں۔ الغرض لفظ لباس میں قرآن کریم نے میاں بیوی کے حقوق اور فرائض کو جامع اور مانع اسلوب میں بیان کیا ہے۔ جو لفظ مردوں کے لئے استعمال ہوا ہے وہی عورتوں کے لئے استعمال ہوا ہے لباس جسم کی حفاظت۔ زینت۔ آرام و عزت اور شخصیت کو اجاگر کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ پھر لباس انسان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور لباس کے بغیر گزارہ نہیں۔ اس کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ لباس بیماریوں اور موسمی اثرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ گویا اس لفظ میں اخلاقیات اور اجتماعیات کا لطیف پیرایہ میں زرّیں سبق دیا گیا ہے۔ اور اس لفظ میں فریقین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۔ سن رکھو کہ میاں اور بیوی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

۲۔ اے مردو جس طرح عورتیں تمہارے لئے سکون اور اطمینان کا باعث ہیں۔ اسی طرح اے عورتو مرد تمہارے لئے اطمینان اور ڈھارس کا موجب ہیں۔ اور تمہارا سکون مردوں کے بغیر نہیں۔

۳۔ اے عورتو تمہارے اخلاق اور عفت کی حفاظت کے لئے مرد بطور ڈھال کے ہیں۔ اور اسی طرح اے مردو عورتیں تمہارے اخلاق اور وقار کے قیام میں ممد ہیں

مستشرقین نے عمداً اسے جہالت کی بناء پر یہاں لفظ لباس کے معنی پتلون اور پاجامے کے لئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے لفظ لباس میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے ضمن میں جامع و بالا تصور پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے لئے بطور لباس بن کر رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثال دیکھ لو کہ شادی کے بعد ایک تو سارا مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تا حضور کو روپیہ نہ ہونے کے باعث کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اور آپ پورے اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ خدمتِ خلق کے کاموں میں حصہ لیتے رہا دیں

اسی طرح نزول وحی کے وقت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب

لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ

کہہ کر اضطراب کی حالت ظاہر کی۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے بڑھیں اور عرض کیا

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ

ابداً

خدا تعالیٰ آپ کو بے مددگار نہیں چھوڑیگا آپ تو خوبیوں کی کان ہیں اضطراب کی حالت میں تسلی کا موجب ہوئیں۔

اصولی اور عمومی طور پر میاں بیوی کے حقوق و فرائض کی یکسانیت یعنی ایک جیسا ہونے کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(سورہ بقرہ آیت ۲۲۹)

البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس سے یہ مراد ہے کہ حقوق کے لحاظ سے میاں بیوی میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ انتظامی لحاظ سے خاوندوں کو بیویوں پر ایک حق فوقیت دیا گیا ہے۔ اس کی ویسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک مجسٹریٹ انسان ہونے کے لحاظ سے تو عام انسانوں جیسے ہی حقوق رکھتا ہے۔ اور جس طرح ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کو بھی ظلم اور تعدی کی اجازت نہیں۔ اسی طرح مجسٹریٹ کو بھی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ بحیثیت مجسٹریٹ قانون کے مطابق دوسروں کو سزا دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ اسی طرح تمدنی اور مذہبی معاملات میں میاں اور بیوی دونوں کے حقوق برابر ہیں لیکن مردوں کو اللہ تعالیٰ نے قوام ہونے کی حیثیت سے فوقیت عطا فرمائی ہے۔

چونکہ میاں بیوی نے مل جل کر رہنا ہوتا ہے اور نظام اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک کہ ایک کو فوقیت نہ دی جائے۔ اس لئے یہ فوقیت مرد کو دی گئی۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ کہہ کر خدا تعالیٰ نے خاوندوں کو توجہ دلائی کہ اس فوقیت کا یہ مطلب نہیں کہ تم کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کرنے لگ جاؤ۔ تمہارا بھی ایک آقا ہے اور وہ غالب ہے۔ اور اصل حکومت اسی کی ہے اس لئے اس بات کا خیال رکھنا کہ عورتوں کے حقوق پامال نہ ہوں اور حکیم کہہ کر عورتوں کو توجہ دلائی کہ نظم و ضبط کے معاملات میں جو اختیار اور فوقیت ہم نے خاوندوں کو دی ہے۔ وہ سراسر حکمت پر مبنی ہے۔ ورنہ گھروں کا امن و سکون اور نظم و ضبط برباد ہو جاتا۔

پھر اس فوقیت کی وجہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء کی ان آیات میں بیان فرمائی۔ جن کی تلاوت میں نے شروع تقریر میں کی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

"مرد عورتوں پر قوام ہیں یعنی نگران ہیں۔ اس فضیلت کے سبب سے کہ وہ اپنے مالوں میں سے عورتوں پر خرچ کر چکے ہیں۔"

بعض لوگ قوّام کے معنی صرف حاکم کے سمجھتے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں اس لفظ کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے معنے محض حاکم کے درست نہیں

قوّامون۔ قوّام کی جمع ہے جو قیام سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ عربی زبان میں

قام الرجل على المرأة

کے معنے ہوتے ہیں مانھا اس کی مؤونت یا روزی مہیا کی۔ قوّامٌ علیھا کے معنے ہیں مائِنٌ لھا یعنی عورت کی روزی مہیا کرنے والا۔ اور اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ کے معنے ہیں۔

مُتَكَفِّلُوْنَ بِاُمُوْرِ النِّسَآءِ مَعْنِيُّوْنَ بِشُؤُوْنِهِنَّ

(لسان العرب)

"یعنی عورتوں کے امور کے متکفل ان کے حالات کے متعلق توجہ کرنے والے۔"

(باقی)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلسہ سالانہ اگرچہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں بعض اخراجات قرض لے کر پورے کئے گئے تھے۔ اس لئے جن احباب نے چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کیا ان سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنی ماہوار آمد کا ½ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ ادا فرمائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں سے ہے اور کمانے والے ہر احمدی پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کے اموال میں برکت دے اور قربانی و ایثار کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ——— ناظر بیت المال آمد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سیرت کی ایک جھلک

از مکرم ملک لطیف احمد سرور ایم اے۔ بی ایڈ۔ شیخوپورہ

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء اسلام کی تاریخ میں وہ عظیم الشان دن ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادہ حق حضرت رسول کریمؐ کی چودہ سو سالہ فرمودہ پیشگوئی کو نہایت مہتم بالشان طور پر پورا فرمایا۔ حضرت رسول کریمؐ نے منکرین و شدید مخالفین مکہ کو متنبہ فرمایا کہ مجھے ابتر سمجھنے والے باخبر رہیں کہ جب بھی دنیا میں ظلمت و تاریکی کا دَور دورہ ہو گا اور لوگ ہوا و ہوس کے پیچھے چلیں گے تو خدا تعالیٰ اس دین کی حفاظت کے لئے میرا ایک روحانی فرزند کھڑا کرتا رہے گا۔ جو کامل فرمانبرداری و اطاعت کے باعث میری نسل افزائی کا موجب ہو گا۔ بالآخر سائنسی اور علمی موشگافیوں کے دور میں جب لوگ مادہ ہی کو خدا سمجھیں گے غلط اندازِ فکر منطق اور فلسفہ سے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش میں مصروفِ عمل ہوں گے تو خدا تعالیٰ خاتم النبیین فخر المرسلین کے عظیم پہلوان کو عیسیٰ بن مریم کی صفات سے متصف کر کے ان عقائد باطلہ کے مقابل میں بطور چیلنج کے بھیجے گا وہ نہ صرف اسلام کے بیج کی از سر نو بنیاد رکھے گا۔ بلکہ اس کی نسل کو ہمیشہ ہمیش کے لئے اُس جلد جلد بڑھنے والے درخت کی آبیاری کرے گی یہاں کہ وہ دنیا پر محیط ہو جائے گا۔

حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا

یتزوج و یولد لہٗ

اسلام کے اس عظیم پہلوان۔ حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے عظیم فرزند کے متعلق آج سے اڑھائی سو سال پیشتر حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی ؎

دور اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

(۲)

حضرت مسیح موعودؑ نے جب خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اسلام کی حقانیت کو از سر نو لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیا تو قادیان کے ہندوؤں نے بطور اثبات حقیقت اسلام ایک عظیم نشان کا مطالبہ کیا تو آپ نے اس نشان نمائی کے لئے چالیس روز تک بمقام ہوشیارپور چلہ کشی کی تو خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ چون برس کی عمر میں جبکہ انسانی اعضاء مضمحل ہو جاتے ہیں ایک عظیم فرزند کی بشارت دی جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو گا جو نہ صرف والدین کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے رحمت اور فضل و احسان کا نشان ہو گا جو اپنی عظمت و شکوہ کے سبب نہ صرف اسلام کے مخالف مضبوط قلعوں پر قابض ہو گا بلکہ ان کی بنیادوں کو پاش پاش کر دے گا اور اس وقت تک دم نہ لے گا۔ جب تک کہ دنیا کے کونے کونے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نہ پہنچا دے۔

(۳)

چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ وہ وجود مسعود ۱۲ر فروری ۱۸۸۹ء کو اس کائنات میں جلوہ افروز ہُوا۔ ۱۹ برس حضرت مسیح موعودؑ کی تربیت و صحبت میں رہ کر خدا تعالیٰ کی محبت میں رنگین ہو چکا تھا جس طرح لوہا انگیٹھی میں پڑ کر آگ کی خاصیت پیدا کر لیتا ہے اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس مشن کی تکمیل کے سوا کچھ نہ تھا حالانکہ یہ عمر عیش و طرب کی عمر ہوتی ہے انہی ایام میں جب کہ ہر ایک طرف سے شدید اور خوفناک آندھیاں چل رہی تھیں وہ عظیم پہلوان اپنی عمارت کی بنیاد رکھ کر اس دنیا سے رخصت ہُوا تا کہ اس بنیاد پر عظیم الشان عمارت کھڑی کی جائے۔

(۴)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن انتہائی غمناک تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نعش مبارک پر حضرت ام المومنینؓ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق یہ کہتی جاتی تھیں کہ

"اے خدا۔ ہمارا آسرا ان پر نہ تھا۔ تجھ پر تھا۔ یہ مر گئے ہیں مگر تو زندہ ہے امید ہے تو ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گا"

اس وقت ایک کمزور ایمان احمدی ڈاکٹر کے منہ سے یہ نکل گیا کہ

"اب احمدیت میں کون رہ سکتا ہے"

تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جو حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے تھے اُن کے دل میں اُس وقت انتہائی جوش پیدا ہُوا اور فرمایا۔

"اے خدا۔ مجھے یقین ہے کہ مسیح موعود سچا تھا۔ اب یہ فوت ہو گیا ہے۔ اور اب بظاہر اس کے مشن اور اس کی تعلیم کی حفاظت کرنیوالا کوئی نہیں۔ میں بچہ ہوں پر اے میرے خدا! میں تیری قسم کھا کے کہتا ہوں کہ اگر ساری دُنیا نے اس سے منہ موڑ لیا تو میں اس سے مُنہ نہیں موڑونگا اور اسوقت تک چین نہیں لوں گا۔ جب تک کہ ساری دُنیا کو اس کے قدموں میں لا کر نہ ڈال دوں"

ان پُر جوش الفاظ سے آپ کے اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے

(۵)

خدا تعالیٰ پر یقین

اوّل یہ کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر کس قدر یقین و ایمان تھا اور اس کمزور ایمان احمدی پر یہ واضح کر دیا کہ مسیح موعودؑ تو خدا تعالیٰ کے ایک سچے مقرب اور مامور تھے انہوں نے تو تمہارا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنا تھا۔ اگر کیا وہ فوت ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ بالکل اسی جوش اور ولولے کا اظہار کیا تھا۔ جس کا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خدا تعالیٰ کے الفاظ میں اظہار فرمایا تھا کہ اگر محمد رسول اللہؐ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ پس یاد رکھو جس کا ایمان صرف رسول کریم کی ذات پر تھا اُس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور جس کا ایمان خدا تعالیٰ پر ہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ حی و قیوم ہے

(۶)

غیرت دینی

آپ کا دل یادِ الٰہی اور خشیت ایزدی سے ایسا معمور تھا کہ توجہ الی المخلوق کا کوئی خانہ خالی نہ تھا۔ آپ کے دل میں قطعاً یہ خوف پیدا نہ ہوا کہ میرے اس اظہار کا بُرا نتیجہ نکلے گا بلکہ خدا تعالیٰ کے دین کی غیرت آپ کے دل پر مستولی تھی تبھی تو آپ نے بے خوف و خطر فرمایا:۔

"اے خدا مجھے یقین ہے کہ مسیح موعود سچا تھا"۔

"اب یہ فوت ہو گیا ہے"۔ احمدیت کے مخالف جھوٹی شیخی کے نشہ میں مخمور ہو کر اُعل ھبل اُعل ھبل کا ورد ضرور کریں گے اور اس بنیاد کے معمار کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے مسمار کرنے کی سعی و جہد کریں گے اور اب بظاہر اس کے مشن اور اس کی تعلیم کی حفاظت کرنیوالا اگر کوئی نہیں اسلئے اے خدا! تو ان دشمنانِ دین کی جھوٹی شیخیوں کو پامال کر دے اور ایک ایسا نوردین پیدا فرما۔ جو اس قافلہ کو رواں دواں منزل مقصود کی طرف لے جائے۔ موجودہ دَور کا کوئی سیاسی لیڈر ہوتا یا کسی سیاسی لیڈر کا بچہ ہوتا تو اس کا ذہن سیاسی گٹھ جوڑ کی طرف جاتا۔ وہ اپنے پاؤں مضبوط کرنے کے لئے کسی پارٹی کی تشکیل کرتا۔ اس کمزور ایمان شخص کی دلجوئی کرتا اور اسکے ساتھ ملکر اسی قسم کے فقرات کا اظہار کرتا۔ تاکہ اس کی ہمدردیاں اور اُس جیسے دیگر افراد کی ہمدردیاں بھی شامل حال ہوں تاکہ عزت و وقار میں اضافہ ہو لیکن آپ کی نظر دنیا کی طرف نہیں تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف اٹھی ہوئی تھی آپکے دل میں ایک لحظہ کے لئے بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ میں تنہا اس دُنیا میں کیا کر سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کے نشے میں سرشار ہو کر پھر اسی خدا کو پکارا جس کی طاقتیں کبھی بھی زائل نہیں ہوتیں۔ جو حضرت آدم کا خدا تھا۔ جو حضرت ابراہیم کا خدا تھا جو حضرت رسول کریم کا خدا تھا۔ ہاں اسی خدا کو گواہ رکھکر فرمایا "میں بچہ ہوں"۔

اگرچہ میں کمزور و ناتواں ہوں میں اس دُنیا کے فریب و دجل کے جالوں کو توڑنے کی طاقت تو نہیں رکھتا میں ان کے لاؤ لشکر اور ایٹم بموں کی موجودگی میں ان کا مقابلہ تو نہیں کر سکتا۔ لیکن میں تجھ سے بذریعہ دعا مدد مانگتا ہوں اور تیری قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر ساری دنیا نے تیرے فرستادہ سے منہ موڑ لیا۔ تو میں تیری دی ہوئی توفیق اور طاقت سے اس مشکل و عظیم

پھر

حب اطہر امراض اطہرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/ روپے فی تولہ ۲/ ★ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر قادیان کے مختلف اداروں کی طرف سے قرار دادہائے تعزیت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تعزیتی ریزولیوشن

رپورٹ ناظر اعلیٰ، ربوہ سے ٹیلیگرام کے ذریعہ یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی ہے کہ محترمہ حضرت سرور سلطانہ صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم تبلیغ (فروری) کو رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

تعزیتی قرار داد ذیل میں بغرض منظوری پیش ہے۔

محترمہ حضرت سرور سلطانہ صاحبہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو ہونے کی وجہ جماعت میں ایک بہت بلند مقام حاصل تھا۔ کیونکہ آپؓ حضورؑ کے عظیم الشان الہام نسلاً بعیداً کے پورا کرنے میں حصہ دار بنیں اور حضورؑ کے نامور اور جلیل القدر فرزند قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت کا شرف حاصل کر کے اس مقدس خاندان کا لاینفک جزو بن گئیں آپؓ کو ایک شرف یہ بھی حاصل تھا کہ آپؓ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھاوج تھیں۔ اور یہ امر بھی آپ کے لئے بجا طور پر وجہ فخر تھا کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی چچی تھیں پھر ایک بلند پایہ صحابی کی صاحبزادی بھی تھیں۔ اور خود بھی صحابیہ تھیں گویا ہر جہت سے آپ کا مقام بلند اور مرتبہ عظیم تھا۔ آپ نے اپنے عظیم المرتبت شوہر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی زوجیت و رفاقت میں ۵۷ سال کا طویل عرصہ بے حد محبت ثبات قدم اور وفاداری کے ساتھ گذارا آپ کے عمل کی بلندی یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جب مسئلہ خلافت پر بلاوجہ اختلاف پیدا کر کے کچھ لوگ مرکز قادیان سے الگ ہو کر لاہور چلے گئے اور انہی میں آپ کے والد محترم حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری بھی تھے۔ تو آپ نے کمال ثابت قدمی اور وفاداری دکھائی اور خونی رشتہ پر روحانی رشتہ کو ترجیح دیتے ہوئے دامن خلافت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور بالآخر آپ کی خاموش دعائیں آپ کے والد محترم کو بھی دامانِ خلافت سے وابستہ کرنے کا موجب بنیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ہاں آپ کے بطن سے گیارہ بچے پیدا ہوئے جن میں سے پانچ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ اور الحمد للہ کہ سب مختلف رنگوں میں اسلام اور احمدیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ قادیان اور اہل قادیان کے ساتھ اس لحاظ سے بھی آپ کا گہرا روحانی تعلق رہا ہے کہ سولہ سال کی طویل مدت (۱۹۴۷ء تا ۱۹۶۳ء تک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اہل قادیان کے مخدوم و نگران رہے۔ ہم سب اس صدمہ سے سخت محزون ہیں

(ناظر اعلیٰ قادیان)

تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

(ریزولیوشن نمبر ۶ مورخہ ۷۰-۲-۳)

رپورٹ مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب کہ ربوہ سے بذریعہ تار حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ کے یکم ماہ رواں کو انتقال کر جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ان خواتین مبارکہ میں سے تھیں جن کا انتخاب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مبشر اولاد کے لئے کیا تھا اور حضرت ممدوحہ کی کتاب زندگی احمدیت کا ایک زندہ نشان تھی اور اس امر کی مظہر تھی کہ حضورؑ کا انتخاب کیسا مبارک تھا۔ پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۸۹ء میں یہ خوشخبری دی تھی کہ

”تیرا گھر برکت سے بھرے گا
اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری
کروں گا اور خواتین مبارکہ سے
جن میں سے تو بعض کو اسکے
بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت
ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تیری
نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل گی“

چنانچہ حضورؑ نے اپنے چار مبشر بیٹوں کے لئے دعاؤں کے ساتھ جن چار خواتین مبارکہ کا انتخاب کیا جن میں سے دو کی رخصتی حضورؑ کی زندگی میں ہو گئی۔ ان میں سے ایک آپ تھیں۔ ۱۹۰۲ء میں آپ کے والد ماجد حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ کو حضور نے حضرت مرحومہ سے اپنے صاحبزادہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے رشتہ کے لئے تحریک کرتے ہوئے تحریر کیا کہ ضروری ہے کہ موصوفہ کو قرآن مجید با ترجمہ پڑھایا جائے اور ضروریات دین اور نماز روزہ وغیرہ مسائل سے باخبر کیا جائے۔ رشتہ طے ہونے پر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحبؓ کے ذریعہ ایک ہزار مہر پر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو اعلان نکاح ہوا۔ اور مئی ۱۹۰۶ء میں رخصتی عمل میں آئی اور اس موقعہ پر قادیان سے بارات میں پشاور حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہما جیسے بابرکت وجود اور بعض دیگر احباب پشاور گئے۔ اس طرح دو سال تک حضور علیہ السلام کے قرب میں فیوض و برکات حاصل کرنے کا موقعہ آپ نے پایا۔ یہ رشتہ ازدواج بفضلہ تعالیٰ بہت مبارک ثابت ہوا۔ اور آپ اپنے حسن عمل اور اخلاق طیبہ سے ستاون سال تک اپنے خاوند کے لئے موجب صد برکات بنیں اور خواتین جماعت کے لئے آپ کا اسوہ قابل تقلید تھا۔ اور آپ کی نیک تربیت سے آپ کی اولاد دینی معاملات میں بہت غیور نکلی ہے۔ اور بعض کو خاص طور پر ملی اور جماعتی خدمات کی توفیق عطا ہوئی۔ ایک حد درجہ ممتاز امر یہ نظر آتا ہے کہ آپ کے والد ماجد کے جو نہایت درجہ صاحب اثر و رسوخ تھے غیر مبائعین کے ساتھ شامل ہو جانے پر آپ سلسلہ خلافت کے ساتھ نہایت جانثاری سے وابستہ رہیں۔ اور آپ کے ذریعہ آپ کی اولاد کا رابطہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مزید مضبوط ہوتا گیا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی قابل صد فخر قربانی اور ثبات اور استقلال کو اس رنگ میں بھی قبول فرمایا کہ آپ کے والد ماجد قریباً ربع صدی کے بعد غیر مبائعین کے اکابر سے ہو کر قادیان آئے اور حضرت ممدوحہ کو ان کی خدمت کی توفیق بھی ملی اور آپ کے والد ماجد نے بیعت خلافت کی بھی توفیق پائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو درجات رفیعہ سے نوازے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے برادران اور آپ کی اولاد اور جماعت کو اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل پر اجر جزیل عطا کرے۔ آمین۔

لوکل انجمن احمدیہ قادیان

یکم تبلیغ (فروری) ۱۳۴۹ ہش کا دن جماعت احمدیہ کے لئے یہ ناگہانی اور اندوہناک خبر لے کر آیا کہ حضرت سرور سلطانہ صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا یہ اجلاس محترمہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر اپنے قلبی حزن و غم کا اظہار کرتا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو۔ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھاوج اور قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ اور ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی چچی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص مرید و صحابی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحبؓ سب رجسٹرار پشاور کی صاحبزادی تھیں۔ اور خود بھی ایک بلند پایہ صحابیہ تھیں۔ آپ کے غیر متزلزل ایمان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں جب اہل پیغام نے خلافت سے انحراف کیا تو محترمہ مرحومہ کے والد بھی غیر مبائعین کے ساتھ ہو گئے۔ لیکن آپ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنے عقائد پر قائم رہیں اور دامن خلافت کو قطعاً نہ چھوڑا اور آپ کی دعاؤں کے سبب اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کے والد کو دامن خلافت سے وابستہ کر دیا۔ آپ نے ۵۷ سال کا عرصہ اپنے جلیل القدر شوہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پوری وفاداری و خلوص و محبت سے گذارا۔ آپ کے بطن سے گیارہ بچے پیدا ہوئے جن میں سے پانچ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔ اور اسلام و احمدیت کی خدمت میں مختلف امور سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی وفات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے جملہ افراد کے لئے صدمہ عظیم ہے جس پر ہم سب گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مرحومہ کے تمام صاحبزادوں و صاحبزادیوں نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد نیز جماعت کے جملہ احباب سے اظہار ہمدردی و تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ محترمہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستہائے دعا

۱ ۔ میرے والد محترم قریشی محمد صادق صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ چند دن سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اس لئے تشویش ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(محمد اسلم فاروقی ربوہ)

۲ ۔ بزرگان جماعت سے التماس ہے کہ عاجز کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے تعلیم میں قابلیت و نمایاں کامیابی اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ایم اکبر شیخ آف کوئٹہ)

۳ ۔ میری والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(زبیر احمد آف پنڈی بھاگو)

۴ ۔ بندہ کو سخت مالی پریشانیاں ہیں اور میرے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے افلاس سے دوچار ہیں۔ بندہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم میری سختی معاف فرمائے۔

(صابر ابن محمد دین کوارٹر نمبر ۲ اکبر کوارٹرز نو تعمیر جدید پشاور صدر)

دعائے نعم البدل

میری خالہ اہلیہ میاں عبد المجید صاحب کا ۳ ماہ کا لڑکا مورخہ ۹ فروری بوقت شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

یہ بچہ تھا لڑکا تھا جو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خالہ محترمہ اور باقی سب کو صبر جمیل دے (آمین) اور ان کو نعم البدل عطا کرے۔ نیز میری والدہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے۔ (آمین)

(ذوالقرنین منیر احمد خان ایم اے۔ بی ایڈ ۳۶۰-ڈی سوشل سیکیورٹی آفیسر و انچارج آفس بسیہ لسبانی)

انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے ..... آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔"

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ جس طرح انصار کے لفظ میں پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار) اشاعت اسلام ممالک بیرون کے لئے اس نسبت سے اپنی تمام تر استعداد کو استعمال کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ جو معین طریق کار بیان فرمایا ہے۔ وہ حضور کے حسب ذیل ارشاد کی تعمیل چاہتا ہے۔ فرمایا۔

"کوشش کرنی چاہیئے کہ دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں۔ اور اس کی اوسط انیس روپے سے بڑھا کر ۳۰ روپے فی کس پر لے آویں۔"

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے خلیل احمد حال لنڈن کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت عزیزہ کا نام محمودہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

وزیر محمد دار الرحمت غربی ربوہ

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی مستورات کے ذمہ پچھتر ہزار روپے کی رقم لگائی تھی تا اس سے عمارت تعمیر کی جا سکے۔ جامعہ نصرت میں ایف ایس سی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور عمارت اپنے ابتدائی مراحل میں ہے لیکن ابھی تک مستورات کی طرف سے صرف انیس ہزار چندہ جمع ہوا ہے اور چھپن ہزار روپے کا مہم کرنا ان کے ذمہ ہے۔ یہ رقم اتنی بڑی نہیں تھی کہ اس کے جمع کرنے کے لئے کوئی بہت لمبا عرصہ درکار ہوتا اب چونکہ عمارت شروع ہونے کی وجہ سے رقم جلد درکار ہے۔ اس لئے لجنات اس سلسلہ میں خاص جدوجہد کریں اور اس سال میں یہ رقم جمع کرنے کی کوشش کریں ہر تین سو روپے دینے والی بہن کا نام انشاء اللہ بلاک پر بطور یادگار اور دعا کندہ کر دیا جائے گا۔ گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔ اس وقت تک چودہ خواتین صرف ایسی ہیں جنہوں نے تین سو یا اس سے زائد رقم دی ہے۔ جنہوں نے سو ڈیڑھ سو یا دو سو روپے ادا کئے ہیں وہ بھی تین سو تک ادائیگی پہنچانے کی کوشش کریں۔ (مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ گوکھووال چک ۱۲۱ ر ب	--	—	۵
لجنہ بوریوالہ	۵۰	—	۸
لجنہ کراچی	--	—	۳۷
"	۲۵	—	۱۶
امۃ اللطیف اہلیہ غلام مصطفیٰ راز ربوہ	--	—	۱۰
لجنہ لاہور	--	—	۳۵
کلثوم بشریٰ رحیم یار خاں	--	—	۱۰
شیخ رفیع الدین صاحب کراچی از طرف اہلیہ مرحوم سردار بیگم	--	—	۲۰۰
نصرت خالہ کینیڈا	۶۰	—	۱۲۹

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں

ایک ضروری التماس

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا سال ۴۹-۱۳۴۸ ہش کے لئے قیادت کا انتخاب ہونا ضروری ہے جن مجالس کے قائد کا انتخاب تا حال نہیں ہوا۔ براہ کرم ان کا انتخاب کروا کر قواعد کے مطابق رپورٹ صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت فرمائیں

اعلان فروخت مکان

ایک عدد مکان پختہ سیمنٹڈ رقبہ پندرہ مرلہ مشتمل بر ایک بیٹھک۔ دو کمرے۔ سٹور۔ باورچی خانہ دو برآمدے اور دو عدد غسلخانہ جات۔ سیڑھیاں اور اوپر پردہ بھی ہے صحن بھی پختہ ہے۔ بلاک ۲۳/۱۹ واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ ہم سے رجوع کریں۔

نوٹ: منڈی اور اسٹیشن نزدیک ہے اور مسجد بھی قریب ہے۔

چوہدری محمد شریف رحمت بازار ربوہ

بواسیر (خونی یا بادی)

یک روزہ علاج

دو خوراکوں سے بفضلہ شفا۔ دوا یک ہے مزید اغذا دس روپے علاوہ محصول ڈاک بصورت پیشگی رعایت محصول ڈاک

شرکتِ فارانی بھیرہ (ضلع سرگودھا)

معجون فلاسفہ کمر اور جوڑوں کے درد، گردہ کی پتھری، دانتوں کی مضبوطی کے لئے کامیاب نسخہ۔ قیمت فی تولہ ۲۵ پیسے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو

پھر اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان کی نیک تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ اپنی آئندہ نسل کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ نورِ ایمان جو اُن کے دلوں میں پایا جاتا ہے صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہ آئے جس میں ان کی اولاد یا ان کے متبع اور شاگرد دنیا داری کی طرف مائل ہو جائیں اور خدا اور رسول کے احکام پر دنیا کو مقدم کرلیں۔ قرآن کریم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (مریم ع ۴) یعنی وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں ہمیشہ قائم رہے اور ہمیشہ کے لئے نماز اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے۔ اور یہی ہر مومن کا کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلّم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ اسلام کا جھنڈا اونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں۔

فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے اس قسم کے نیک کام کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ان کی آئندہ نسل نیک ہو۔ اور وہ رات دن اُن کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔ قیامت کے دن ہم اُن کو اُن کے صبر کرنے کی وجہ سے یعنی اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے نفس کو بدیوں سے روکا اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی اور آئندہ نسل کو نیکی پر قائم کیا اونچے سے اونچے مقامات دیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں سلامتی کے پیغام پہنچیں گے اور یہ پیغام صرف ایک دفعہ پہنچ کر ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ دائمی طور پر پہنچتے چلے جائیں گے۔ گویا جس طرح دنیا میں انہوں نے اپنے بچوں کو جھوٹ سے اور فریب سے اور گالیوں سے اور چغلخوری سے اور خیانت سے اور ظلم سے اور فساد سے اور خونریزی سے اور چوری سے اور بہتان سے اور استہزاء سے اور سستی سے اور ناواجب طرفداری سے اور لغویات میں حصہ لینے سے اور اسی طرح اور ہزاروں قسم کی بدیوں سے روکا اور سلامتی پھیلائی۔ اسی طرح جب وہ جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وہ بندے ہیں جن سے میرے بندے دنیا میں امن میں رہے۔ اس لئے جاؤ اور انہیں دار السلام میں داخل کرو جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔

پھر غرفۃ کے ایک معنے جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے ساتویں آسمان کے بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہونگے کہ وہ عباد الرحمٰن جنہوں نے دنیا میں انکسار اور عدل و انصاف کے ساتھ اپنی عمر بسر کی جو دن کے اوقات میں بھی احکام الٰہی کے تابع رہے اور رات کی تاریکیوں میں بھی سجدہ و قیام میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے رہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرتے ہوئے انہیں ساتویں آسمان پر جگہ عنایت فرمائے گا یعنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رکھے جائیں گے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہی ہیں (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۰۷، صفحہ ۲۰۹) اس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵) کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ساتویں آسمان میں جگہ دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر سورہ الفرقان صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

محترم مرزا اعظم بیگ صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر گہرے حزن و ملال سے سُنی جائے گی کہ محترم مرزا اعظم بیگ صاحب ۱۸ ؍ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۸ ؍ فروری ۱۹۷۰ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح میمن ہسپتال حیدرآباد میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ جنازہ ٹرین کے ذریعہ مورخہ ۱۹ ؍ ماہ تبلیغ (۱۹ ۔ فروری) کو قبل دوپہر ربوہ پہنچا اور اسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۸ سال تھی۔

محترم مرزا صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا رسول بیگ صاحب رضی اللہ عنہ (برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم) آف کلانور کے فرزند اکبر اور پیدائشی احمدی تھے اور آپ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ اپنے خاندان کے واحد فرد تھے جو خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت بیعتِ خلافت میں شامل ہوئے اور پھر ثابت قدم رہے۔ گو آپ اس وقت صغیر السن تھے اور باپ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا تھا۔ پھر آپکے چچا اور دوسرے افرادِ خاندان جماعت میں اثر و رسوخ بھی رکھتے تھے۔ اور انہوں نے آپکو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش بھی کی لیکن آپ ایمان بالخلافت پر قائم رہے اور آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔

آپ نہایت وجیہہ، ملنسار اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ علم دوست۔ سادہ مزاج اور سلسلہ کے لئے نہایت غیرت رکھنے والے تھے۔ آپ نے قریباً دس سال تک جماعتی زمینوں پر بطور اسسٹنٹ ایجنٹ خدمات سرانجام دیں۔

چار لڑکے مکرم مرزا محمد افضل بیگ صاحب، مکرم مرزا نعیم احمد بیگ صاحب، مکرم مرزا محمد اقبال بیگ صاحب (جو تقسیم ملک سے قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں) اور مرزا ناصر احمد بیگ صاحب نیز تین لڑکیاں جو سب شادی شدہ ہیں آپ کی یادگار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اور مرحوم کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین ثم اٰمین

فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکیں واپس بھجوائی جائیں

ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے عطایا کی وصولی کے لئے مقامی جماعت ہائے احمدیہ کو رسید بکیں بھجوائی گئی تھیں۔ چونکہ عطایا کی وصولی کا کام بالعموم ختم ہو چکا ہے اس لئے مقامی جماعتوں کے امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اپنے ہاں سے یہ رسید بکیں دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو واپس بھجوا دیں تاکہ متعلقہ جماعتوں کی طرف سے ان کی واپسی نوٹ کرلی جائے اور ان کی پڑتال کرکے انہیں محفوظ کیا جاسکے۔

رسید بکیں واپس بھجواتے وقت یہ دیکھ لیا جائے کہ خزانہ میں رقم داخل کرنے کے حوالے متعلقہ مقامات پر درج ہیں۔ اگر پہلے درج نہ ہوں تو درج کر دیئے جائیں اور مقامی آڈیٹر صاحبان سے ان کا حساب چیک بھی کروا لیا جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)